بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۸۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم جمعۃ المبارک

[illegible]

جلد ۳۰ | ۲۰ ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش | ۱۰ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ ہجری | ۲۰ ماہ نومبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۷۱

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں میں نقرس کا جو درد تھا۔ اس میں تو آج کمی ہے۔ لیکن ٹانگ میں دوپہر سے شروع ہو گیا ہے ابتدا میں بھی یہ درد ٹانگ میں ہی شروع ہوا تھا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب دردِ جگر سے تا حال بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خان مولوی فرزند علی صاحب کے دہلی جانے پر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قائم مقام ناظر بیت المال ہوں گے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۰ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ ہجری

پیشوایانِ مذاہب کے متعلق جلسے اور غیر مسلم

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پیشوایانِ مذاہب کے اعزاز میں متفقہ جلسے منعقد کرنے اور ان میں ہر مذہب کے نمائندوں کی تقریریں کرانے کے متعلق جو تحریک فرمائی ہے۔ وہ نہ صرف مسلمانوں میں۔ بلکہ غیر مسلموں میں بھی خاص مقبولیت حاصل کر رہی ہے چنانچہ اس وقت تک کئی ایک مقامات پر مسلمانوں نے میلاد النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں میں نہ صرف غیر مسلموں کو شامل ہونے کی دعوت دی بلکہ ان کی تقریریں بھی کرائیں۔ اسی طرح ہندو اور سکھ بھی اپنے پیشواؤں کے متعلق جلسے منعقد کر کے ان میں مسلمانوں۔ اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو مدعو کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جہاں ہندوؤں اور سکھوں نے اس تحریک کو مفید اور نتیجہ خیز قرار دے کر اس کی نقل کرنے کی کوشش شروع کی ہے۔ وہاں اس رُوح اور حقیقت کو قائم نہیں رکھ سکے۔ جس کے لئے اسے جاری کیا گیا۔ در اصل یہ تحریک اس لئے کی گئی ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں میں ایک دوسرے کے پیشواؤں کی پوری پوری تعظیم قائم نہ ہونے کی وجہ سے جو کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اور جو بعض اوقات نہایت ناگوار صورت اختیار کر لیتی ہے اس کا انسداد کیا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ اس کی بہترین صورت یہی ہے۔ کہ ایسے مشترکہ جلسے منعقد کئے جائیں۔ جن میں سب مذاہب کے لوگ مدعو ہوں۔ اور جہاں ایک دوسرے مذاہب کے پیشوایان کی اعلےٰ صفات اور خوبیاں بیان کر کے ان کے متعلق عقیدت اور خلوص کا اظہار کیا جائے۔ چنانچہ اس وقت تک جہاں جہاں بھی جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام اس قسم کے جلسے منعقد ہو چکے ہیں۔ وہاں کے معززین نے صاف اور واضح الفاظ میں اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ کہ اس قسم کے جلسے بین الاقوامی تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے نہایت مفید ہیں۔ اور اس وقت تک کوئی ایک آواز بھی ان جلسوں میں تقریریں کرنے والوں کے خلاف کسی حلقہ سے نہیں اُٹھی لیکن اس کے مقابلہ میں امسال آریوں اور سکھوں نے جو جلسے کئے۔ اور جن میں دوسرے مذاہب کے لوگوں کو شریک ہونے کی دعوت دی۔ ان میں خواہ مخواہ بے موقعہ اور بے محل ایسی ناگوار تقریریں کی گئیں۔ کہ مسلمانوں کو بے حد شکوہ پیدا ہوا۔ اور مسلمان اخبارات نے صدائے احتجاج بلند کی۔

آریوں نے سوامی دیانند کی وفات کی یادگار میں جلسہ کیا۔ جس میں دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی مدعو کیا۔ لیکن آریہ مقررین نے جو پیرایہ اختیار کیا۔ وہ مسلمانوں کے لئے نہایت دل آزار تھا اور ایک عیسائی مقرر نے ہندو مسلمانوں کے تعلقات خراب کرنے کے لئے سیاسی حقوق کا جھگڑا چھیڑ دیا۔ جو نہایت ہی معیوب تھا۔ اسی طرح حال میں بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار میں جو جلسہ لاہور میں منعقد کیا گیا۔ اس میں سردار بلدیو سنگھ صاحب وزیر ترقیات نے پاکستان ایسے موضوع پر تقریر شروع کر دی۔ اور بالفاظ ایک معاصر گورو نانک جی جیسے محترم اور ہر دلعزیز بزرگ کا یادگاری جلسہ اکھنڈ ہندوستان کے پرچار کی ایک سبھا بن کر رہ گیا۔ اسی وجہ سے مسلمان اخبارات اس کے خلاف آواز بلند کرنے پر مجبور ہو گئے۔

ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کی تقریریں بین الاقوامی تعلقات کو درست نہیں کر سکتیں۔ بلکہ اور زیادہ بگاڑ پیدا کر دیتی ہیں۔ اور کسی قسم کا فائدہ پہونچانے کی بجائے اُلٹا نقصان پہونچاتی ہیں۔ ایسے مذہبی جلسوں میں جو کسی پیشوا کی یادگار میں منعقد کئے جائیں۔ خواہ مخواہ سیاسی معاملات کو گھسیٹ لانا۔ اور پھر ان پر ایسے رنگ میں نکتہ چینی کرنا۔ جو دوسروں کے لئے دل آزار اور دل شکن ہو۔ نہایت ہی افسوسناک بات ہے۔ اور اس قسم کے طرزِ عمل سے مجبور ہو کر غیر مسلموں سے پوچھا جا سکتا ہے۔ کہ اگر میلاد النبی کی تقریب میں ایک جلسہ ہو۔ اور اس میں ہندو مسلمان اور سکھ بھی شامل ہوں اور کوئی مسلمان مقرر مسلم لیگ اور پاکستان پر تقریر شروع کر دے۔ اور ان لوگوں کے رویہ پر افسوس ظاہر کرے۔ جو مسلمانوں کے مطالبہ میں مزاحم ہو رہے ہیں۔ تو کیا ہندو اور سکھ حاضرین اس تقریر کو برمحل سمجھیں گے؟ مگر یہ پوچھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور مسلمان اس طرح کریں ہی کیوں؟ جبکہ ان کی غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو صحیح رنگ میں غیر مسلموں کے سامنے پیش کرنا ہے۔ تو اس کے لئے جس قدر بھی احسن سے احسن پیرایہ اختیار کیا جا سکے۔ اتنا ہی مفید ہے۔ اگر اس قسم کے جلسوں میں ہندو اور سکھ ناروا اور دل آزار طریق اختیار کرتے ہیں۔ تو اس کے جواب میں مسلمانوں کو اسی غلطی کا مرتکب نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اپنے عمل سے ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ ہم اس خیر البشر اور اعلےٰ اخلاق کے انسان کے پیرو ہیں جس کی مثال نہیں مل سکتی اور ہم اسی کی تعلیم اور نمونہ کے مطابق وہ اخلاق دکھاتے ہیں۔ جن کے خلاف کسی کو انگشت نمائی کی تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں۔

پس مسلمانوں کو یوم پیشوایان مذاہب کو زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانہ پر منانے چاہیئے غیر مسلم اصحاب کو مدعو کرنا چاہیئے۔ اور ان کے جذبات اور احساسات کو پورا پورا احترام کر کے ان کے دلوں میں اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ السلام کی قدر و عظمت پیدا کرنی چاہیئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یوم تبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے کے لئے یوم تبلیغ ۲۹ نومبر ۱۹۴۲ء بروز اتوار مقرر ہے۔ اس دن ہر احمدی کا شغل واحد "تبلیغ" ہونا چاہیئے۔ سچے اخلاص اور درد مند دل کے ساتھ اس دن کو کامیاب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اب یہ دن قریب آن پہنچا ہے۔ احباب تیار ہیں ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کاغذ کی مشکلات کے باوجود کچھ ٹریکٹ شائع کریں۔ جن کی فی الحال جماعتوں کو ایک ایک کاپی ارسال کی جائے گی۔ اس سے فائدہ اٹھا کر تبلیغ کریں۔ اگر زیادہ مطلوب ہوں تو قیمتاً بھیجے جاسکیں گے۔ جس کا اعلان تیاری ٹریکٹ پر کیا جائے گا۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سابق مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کی تبدیلی

لالہ کشن چند صاحب ماتھر ریذیڈنٹ مجسٹریٹ بٹالہ کی تبدیلی گجرات ہو گئی ہے۔ لالہ صاحب اس علاقہ میں تین سال سے زائد عرصہ رہے ہیں۔ اس اثناء میں وہ ہمدرد اور نیک ثابت ہوئے۔ اگرچہ احراری ملا عنائت اللہ کے مقدمہ میں انہوں نے الفضل کے خلاف فیصلہ دیا۔ مگر ہمیں ان کی ان خوبیوں کا اعتراف ہے جو ایک سرکاری افسر کے لئے باعث فخر ہیں۔

انتخاب محصلین کے بارہ میں ہدایات

دفتر بیت المال میں اس قسم کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ کہ بعض اوقات محصلوں کا انتخاب مقامی جماعت کی طرف سے باقاعدہ اجلاس ہو کر انہیں کیا جاتا۔ بلکہ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری مال خود ہی کسی کو محصل مقرر کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بعد میں خرابیاں ظہور میں آتی ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب و عہدہ داران جماعت کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ حسب قاعدہ نمبر ۸۲۰ (قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ) ایک تو محصل کے عہدہ کا بھی جماعت کے عام اجلاس میں انتخاب کیا کریں۔ اور اس کی اطلاع نظارت بیت المال میں بھجوایا کریں۔ دوسرے جیسا کہ رسالہ نظام بیت المال کے صفحہ ۹ میں تحریر ہے۔ محصلوں کے انتخاب میں اس بات کو بھی مدنظر رکھا کریں۔ کہ وہ مخلص مزاج شناس اور بردبار ہوں

اگر کسی جماعت میں قبل ازیں اس ہدایت کے مطابق محصل کا انتخاب نہ کیا گیا ہو۔ تو اب ان کو از سر نو عام اجلاس کے ذریعہ سے موزوں آدمی کا انتخاب کر کے نظارت ہذا میں اطلاع دینی چاہیئے۔ ناظر بیت المال

اخبار احمدیہ

دعائے مغفرت } میری بیوی فضل نور صاحبہ بوجہ پیدائش بچی ۱۲/۱۱/۴۲ کو فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ مخلص احمدی اور نہائت نیک اور متقی تھیں دعائے مغفرت کی جائے۔ سید سردار شاہ انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب

اعلان نکاح } میری لڑکی مسماۃ فضل بی بی کا نکاح پانچ سو روپیہ مہر پر مستری قدیر احمد ولد مستری محمد صدیق سکنہ شاہ آباد ضلع کرنال کے ساتھ ۱۱/۱۱/۴۲ کو بابو محمد فاضل صاحب اوورسیر (امام مسجد احمدیہ فیروز پور) نے پڑھا۔ مستری شیر محمد از فرید کوٹ

ولادت :۔ ۱۳ نومبر خاکسار کے ہاں پہلی لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے امۃ الرشید نام رکھا۔ احباب مولودہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالجبار ابن جناب محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالےٰ سلامتی سے اسلام کا بیڑا کنارہ پر پہنچائیگا

"مخالف ہر وقت۔ ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں کہ اسلام تباہ ہو جائے لیکن میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائے گا۔ اور وہ اس طوفان میں بھی اس کا بیڑا سلامتی سے کنارہ پر پہنچا دے گا۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی ہیں۔ تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی۔ کہ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتے تھے قوم تو صمٌّ بکمٌ ہوتی ہے۔ وہ ان کی باتیں سنتی نہیں۔ بلکہ تنگ کرتی اور دکھ دیتی ہے۔ اس وقت راتوں کی دعائیں ہی کام کیا کرتی تھیں۔ اب بھی یہی صورت ہے۔ باوجودیکہ اسلام ضعف کی حالت میں ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جائے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہم جو اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرح سے ہماری مخالفت کے لئے سعی کی جاتی ہے۔ یہ میری مخالفت نہیں خدا تعالےٰ سے جنگ ہے" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء)

تیسری احمدیہ کمپنی کی بھرتی کے متعلق اعلان

جیسا کہ اخبار "الفضل" کے تازہ اعلانات سے احباب کو علم ہو چکا ہو گا تیسری احمدیہ کمپنی کے قائم کرنے کے لئے ہمیں احمدی نوجوانوں کی فوری ضرورت ہے۔ گذشتہ جون میں ہماری جماعت کی طرف سے ایک نہائت ہی قلیل عرصہ میں جس قسم کے نوجوان پیش کئے گئے ہیں۔ اس کے متعلق فوجی افسران بہت پسندیدگی کا اظہار کر چکے ہیں۔ اور انہیں جماعت کی غیر معمولی مستعدی کے متعلق تعجب ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ موجودہ مطالبہ پہلے سے بھی زیادہ عمدگی اور کم وقت میں پورا کیا جائے گا۔ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب مختلف ضلعوں میں پہونچ کر احمدی نوجوانوں کا انتخاب فرمائیں گے۔ اور ان کا پروگرام شائع کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام میں لاہور جیسی نئی جماعتیں بھی شامل کی گئی ہیں۔ جس سے ابھی تک احمدیہ کمپنی میں بہت کم نوجوان بھرتی ہوئے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ مقامی کارکنان جماعت احمدیہ مقامی کارکنوں کا اجلاس منعقد کر کے باہمی مشورہ کے ساتھ اپنے علاقہ میں احمدی قابل نوجوانوں کو تحریک کر کے تاریخ مقررہ پر بھرتی کے لئے پیش ہونے کے لئے آمادہ کریں گے۔

گذشتہ تجربہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ جس مقامی امیر یا صدر نے دلچسپی اور اہتمام سے کام کیا ہے۔ اسی قدر اس میں کامیابی حاصل ہوئی۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ سرگودھا کے کارکنوں اور احباب نے قابل تعریف نمونہ دکھایا ہے۔ اور نظارت امور عامہ نے ان کے کام کے متعلق شکر گزاری کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں رپورٹ کی تھی۔ میں کل سے مولوی ظہور الحسن صاحب کے ساتھ ایک وفد سیالکوٹ بھیج رہا ہوں۔ میں جملہ جماعت ہائے سیالکوٹ کے مخلصین سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ گذشتہ موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اظہار ناراضگی فرمایا تھا۔ اس کے ازالہ کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ناظر امور عامہ

ضروری درخواست } مسلسل کئی سال تک کام کرنے کی وجہ سے ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ چھٹی لی جائے۔ اس لئے ۱۹ نومبر سے ۴ ماہ کی رخصت حاصل کی ہے۔ اخبار کے انچارج برادر مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر ہوں گے۔ دیرینہ خادمانہ تعلقات کی بناء پر احباب کرام سے درخواست ہے کہ عزیز [illegible] دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام نبی

I 268

درس الحدیث ——— از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

مسجد اور نماز کے متعلق احکام و آداب

نماز کے کچھ قواعد اور لوازم ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہی انسان نماز باجماعت کا صحیح طور سے ثواب حاصل کر سکتا ہے خدا تعالےٰ نے فرضیت صلوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ اور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودہ قواعد و لوازم کے مطابق ہم نماز پڑھتے ہیں۔ اگر ہم آپ کے فرمودہ قواعد کو ملحوظ نہ رکھیں۔ تو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشائے مبارک کے خلاف ہو گا۔ اور ہم فوائد سے محروم رہیں گے۔

پہلی بات جو مدنظر رکھنی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ مسجد میں نہایت سکینت وقار۔ اور مہذبانہ طریق سے آنا چاہیئے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں علیکم تعالوا بالسکینۃ والوقار اگر جماعت ہونے میں وقت باقی ہو۔ تو نہایت خاموشی کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول ہو جانا چاہیئے۔ اور تحمل کے ساتھ امام کا انتظار کرنا چاہیئے کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص جماعت کے لئے امام کا انتظار کرتا ہے۔ اس کا تمام وقت نماز میں ہی شمار کیا جائے گا مسجد میں ہرگز شور و غل اور دنیاوی امور کے متعلق گفتگو نہیں کرنی چاہیئے

دوسری بات جو نماز کے قواعد میں سے ہے۔ صفوں کا مکمل ہونا ہے جب تک پہلی صف مکمل نہ ہو جائے دوسری صف شروع نہیں کرنی چاہیئے مسجد میں داخل ہوتے ہی دائیں بائیں دیکھنا چاہئے۔ جگہ ہو۔ تو شامل ہو جائے ورنہ پھر دوسری صف شروع کی جائے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اتموا الصف الاوّل فالاوّل پس پہلی صف کو پورا کر کے دوسری صف شروع کرنی چاہیئے۔ کئی لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ جی ہم دوسری صف میں اس لئے شریک ہوئے تھے۔ کہ ہم سے پہلے صف بن چکی تھی۔ مگر یہ کہنا درست نہیں۔ تم جب آئے تھے تو خود دیکھنا تھا۔ کہ پہلی صف مکمل ہے۔ یا نہیں۔ کئی لوگ جب دیکھتے ہیں کہ امام رکوع میں ہے۔ اور رکعت نہیں مل سکے گی۔ تو وہ جلدی میں دوسری صف بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق بھی شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واضح ارشاد ہے۔ ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا۔ یعنی جتنا حصہ نماز کا تم کو ملے۔ وہ جماعت کے ساتھ ادا کرو۔ باقی بعد میں پورا کرو۔

تیسری بات یہ ہے۔ کہ اکثر لوگ دوسری صف بناتے ہوئے کناروں کی طرف سے صف آرائی شروع کر دیتے ہیں۔ یہ امر بھی نماز کے قواعد و لوازم کے خلاف ہے صف ہمیشہ امام کے پیچھے سے شروع کرنی چاہیئے۔ اور امام کو درمیان میں رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا۔ وسطوا الامام لوگ دائیں بائیں مساوی طریق سے کھڑے ہوتے جائیں۔ یہ بھی نہیں کہ امام کو تو وسط میں کر لیا۔ لیکن صف دائیں یا بائیں طرف ہی بنتی رہی۔

چوتھی بات یہ ہے۔ کہ صفیں ٹیڑھی نہ ہوں۔ چنانچہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ ان تسویۃ الصفوف من اتمام الصلوٰۃ۔ یعنی جب تم خوب مل کر کھڑے نہ ہو گے۔ تو تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ اور نماز مکمل نہ ہو گی۔ جب امام نماز سے فارغ ہو۔ تو نہایت تہذیب اور ادب کو مدنظر رکھتے ہوئے جانا چاہیئے۔ عموماً لوگ خصوصاً دیہاتی لوگ اتنی جلدی کرتے ہیں۔ کہ نمازیوں کے کاندھوں پر سے پھلانگ کر گزر جاتے ہیں۔ علاوہ شریعت کے یہ تہذیب کے بھی خلاف ہے۔ نماز کے بعد آگے سے بھاگنا۔ اضطراب ظاہر کرنا۔ پھلانگنا۔ شور و غل کرنا وغیرہ۔ یہ تمام حرکات ایسی ہیں جن کو کسی قوم کی تہذیب اور تمدن بھی قبول نہیں کرتی۔

پھر کئی لوگ جوتی ایسے طریق سے مسجد میں لاتے ہیں۔ کہ اول تو مٹی وغیرہ جھاڑ کر نہیں لاتے۔ دوسرے لوگوں کے سروں کے اوپر سے گزارتے ہیں۔ یہ تمام امور ایسے ہیں جو خلاف عرف۔ خلاف تمدن۔ اور خلاف تہذیب ہیں۔ مسجد کی صفائی بھی ضروری چیز ہے۔ کیونکہ مسجد میں ہر قسم کے طبائع کے لوگ آتے ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وعہدنا الیٰ ابراہیم واسمٰعیل ان طہرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود۔ مسجد قبا جو کہ پہلی مسجد ہے۔ اور جس کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام قبا کے دوران میں بنایا۔ اس کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرماتا ہے۔ فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المتطہرین۔ یعنی اس مسجد میں کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جو پسند کرتے ہیں۔ کہ ہم پاک و صاف رہیں۔ اور اللہ تعالےٰ پاک و صاف رہنے والوں سے پیار کرتا ہے جب اسلام نے طہارت و پاکیزگی کو خدا کے پیار کرنے کا ذریعہ بنایا۔ تو اس نعمت سے محرومی نہایت افسوسناک ہے۔ لباس بھی صاف و ستھرا ہونا ضروری ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ خذوا زینتکم عند کل مسجد۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پادریوں کا اعتراض کعبہ کے متعلق اور اس کا جواب

فرمایا۔ کہ یورپ کے پادری اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی قوم (بت پرستی) سے دیگر تمام رسومات جاہلیت کا تو قلع قمع کر دیا۔ لیکن کعبہ پرستی نہ چھڑا سکے پادریوں کے اس اعتراض میں سوائے تعصب کے رنگ کے اور کچھ حقیقت نہیں۔ اور ان کا یہ اعتراض اسلام کی تاریخ سے ناواقفیت پر مبنی ہے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضور علیہ السلام جب مدینہ ہجرت فرما ہوئے۔ تو وہاں سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے حالانکہ آپ کی خواہش اور مرضی یہی تھی۔ کہ قبلہ "بیت اللہ" ہو۔ پس جب آپ نے اپنی ساری جماعت کو مکہ کی بجائے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے پر لگا دیا۔ تو یہ اعتراض باطل ہو جاتا ہے۔ کہ آپ کعبہ پرستی نہ چھڑا سکے۔ اگر ہم کعبہ کے پرستار ہوتے۔ تو بے شک ہم بتوں کے پجاریوں کی طرح گنہگار اور مشرک گردانے جا سکتے تھے۔ لیکن ہم کعبہ کی طرف اس لئے رخ کرتے ہیں۔ کہ تا نظام وحدت قائم رہے۔

انسان کا کوئی کام مکان و زمان سے مستغنی نہیں ہوتا۔ جب کبھی وہ کوئی کام سرانجام دے گا۔ تو اس کا رخ کسی نہ کسی سمت کو ضرور ہو گا۔ اسی طرح اگر نماز کے لئے ایک خاص سمت کی تعیین نہ کی جاتی۔ اور عام اجازت ہوتی۔ کہ جس کا جدھر جی چاہے۔ منہ کر کے نماز ادا کرے۔ تو جماعت کی وحدت کا شیرازہ درہم برہم ہو جاتا۔

مثلاً ایک مسجد میں جماعت ہو رہی ہے۔ کوئی مشرق کی طرف منہ کئے کھڑا ہے۔ کوئی مغرب کی طرف۔ اور کوئی شمال کی طرف۔ کوئی جنوب کی طرف رخ کئے نماز ادا کر رہا ہے۔ تو یہ نظام وحدت کے خلاف ہونے کے علاوہ اچھا خاصہ مضحکہ انگیز تماشا بن جاتا۔ پس ضروری تھا۔ کہ وحدت کو قائم رکھنے کے لئے ایک سمت کو رخ کر کے نماز ادا کی جاتی۔ اور وہ سمت ان اوّل بیت وضع للناس للذی ببکۃ کی طرف ہی ہو سکتا ہے۔ پس ہم کعبہ کو کس طرح پوج سکتے ہیں جبکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ فلیعبدوا رب ھٰذا البیت الخ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یعنی لوگوں کو چاہیئے کہ بجائے بتوں کے پوجنے کے اس گھر کے رب کی عبادت بجا لائیں۔ اسی طرح "حجر اسود" کو چومنے کے متعلق اعتراض کیا جاتا ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے۔ ہم یہی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ایک پتھر ہے۔ جس میں کوئی قدرت نہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چومتے ہوئے فرمایا۔ اے کالے پتھر میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک معمولی پتھر ہے۔ لا تنفع ولا تضر نہ تو نفع پہونچا سکتا ہے۔ اور نہ نقصان لیکن میں تجھے بوسہ اس لئے دیتا ہوں۔ کہ میں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے دیکھا۔ غرضکہ یہ بوسہ تعظیم کے لئے نہیں۔ بلکہ اس محبت کا نتیجہ ہے۔ جو اس یادگار کے ساتھ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی روحانی اولاد کو ہے۔ ورنہ اگر کوئی نہ اس کو چھوئے اور نہ بوسہ دے۔ اور نہ ہی اس کی طرف اشارہ کرے۔ تو اس سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ یہ حج اور عمرہ کے ارکان میں سے نہیں۔

پھر کعبہ کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ وہاں شعائر اللہ ہیں۔ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ وہاں جا کر خدا کی محبت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس کی مخفی قدرتوں پر یقین کامل ہو جاتا ہے۔ کہ یہ وہی پہاڑیاں ہیں۔ جہاں حضرت ہاجرہ اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے جو بلبلا رہا تھا۔ ایڑیاں رگڑ رہا تھا پانی کی تلاش میں دوڑتی پھرتی تھیں۔ صفا اور مروہ کی سعی اسی وقت کی یادگار ہے کعبہ پہلے جنگل میں تھا ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم اور ساتھ ہی فرمایا وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون آج وہاں جا کر حج کا نظارہ ملاحظہ کرو۔ کہ کس قدر مخلوق خدا اس کی طرف چلی آتی ہے۔ جہاں پھل تو در کنار ایک تنکا بھی پیدا نہ ہوتا تھی۔ وہاں آج ہر قسم کے پھل دستیاب ہو سکتے ہیں ÷ اللھم

عدم رجوع موتی کے استدلال پر جاہلانہ اعتراض

"الفضل" ۲۴ ستمبر میں جو آیت ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون سے عدم رجوع موتے پر استدلال کیا گیا ہے۔ اس پر شرائط قرآن فہمی کے مصنف و ناشر نے جو اعتراض کیا ہے۔ اسکو پڑھ کر تعجب ہوا۔ کہ غلط عقائد کے پیچ میں پڑ کر انسان کس طرح اصول و قواعد کو چھوڑ جاتا ہے۔ اور عوام الناس کے لئے ٹھوکر کا موجب بنتا ہے۔

بات بالکل صاف ہے۔ عربی قواعد سے یہ امر ثابت ہے۔ کہ جب ظرف کو مفعول پر مقدم کیا جائے۔ یا فعل پر مفعول یا اس کی ضمیر کو پہلے لایا جائے تو حصر کے معنے پیدا ہو جائیں گے۔ جیسے اگر ہم نے زمین کے ذکر کے بعد کہنا ہو کہ تم زمین پر زندہ رہوگے۔ اور اسی میں مروگے۔ اور اسی سے اٹھائے جاؤ گے تو ہم یوں کہیں گے تحیون فیھا و تموتون فیھا و تخرجون منھا۔ لیکن جب ہم نے حصر کے طور پر کہنا ہو۔ کہ تم زمین ہی میں زندہ رہوگے اور اسی ہی میں مروگے۔ اور اسی ہی سے نکالے جاؤ گے۔ تو ہم ظرف کو مقدم کرکے کہیں گے۔ فیھا تحیون و فیھا تموتون و منھا تخرجون۔ یا جیسے اللہ کے ذکر کے بعد کہنا ہو۔ کہ اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اور اسی سے مدد چاہتے ہیں تو ہم کہیں گے کہ نعبدہٗ و نستعینہٗ۔ لیکن جب ہم نے حصر کے طور پر کہنا ہو۔ کہ ہم اللہ ہی کی عبادت کرتے ہیں۔ اور اسی سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ تو پھر مفعول اور ضمیر کو مقدم کرکے یوں کہیں گے ایاہ نعبد و ایاہ نستعین۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں بھی خدا کی ذات کے لئے عبادت اور استعانت کو مخصوص کرتے ہوئے ضمیر کو مقدم لایا گیا ہے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ یعنی اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ اسی قاعدہ کے ماتحت جب عربی میں یہ کہنا مقصود ہو۔ کہ تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔ تو ہم کہیں گے تبعثون یوم القیامۃ لیکن جب حصر کے طور پر کہنا ہو۔ کہ تم قیامت ہی کے دن اٹھائے جاؤ گے تب ہم ظرف کو مقدم کرکے کہیں گے۔ یوم القیامۃ تبعثون چنانچہ قرآن کریم میں جو عام قانون کے رنگ میں بنی آدم کی پیدائش۔ موت اور بعث کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں بھی حصر کے طور پر ظرف کو مقدم کیا گیا ہے۔ اور فرمایا گیا ہے ثم انکم بعد ذالک لمیتون ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون۔ کہ اے لوگو پیدائش کے بعد پھر تم مروگے اور پھر قیامت ہی کے دن اٹھائے جاؤ گے۔

یہ ایک عام قاعدہ ہے جو قرآن کریم میں جابجا مستعمل ہے۔ حتیٰ کہ قرآن کریم کی پہلی سورت یعنی سورۃ فاتحہ میں بھی اس کا استعمال موجود ہے۔ اور تمام لوگ ایاک نعبد و ایاک نستعین کا یہی ترجمہ کرتے ہیں۔ کہ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ لیکن۔ باوجود ایسی واضح بات کے تعجب ہے کہ "شرائط قرآن فہمی کے ناشر و مصنف" اس سے بالکل ناواقف ہیں۔ اور وہ حضرت مسیح ناصری کے متعلق اس غلط عقیدہ کے پیچ میں پڑ کر کہ وہ حقیقی مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے" صحیح ترجمہ کو غلط قرار دے کر عدم رجوع موتے کے استدلال کو رد کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے عقیدہ کی تائید ان کے مسلم بزرگوں سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی موضح القرآن میں اسی سورۃ کی آیت کلا انھا کلمۃ ھو قائلھا ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون کے ماتحت لکھتے ہیں۔

"معلوم ہوا۔ یہ جو لوگ کہتے ہیں آدمی مر کر پھر آتا ہے۔ سب غلط ہے قیامت کو اٹھیں گے۔ اس سے پہلے ہرگز نہیں"۔ (حاشیہ مترجم قرآن ص ۴۷۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ آخری زمانے میں ایسے لوگ علماء کے لباس میں ظاہر ہوں گے جو بغیر علم کے فتوے دیں گے۔ اور جو ضلوا فاضلوا کے مصداق ہوں گے یعنی خود بھی گمراہ ہوں گے۔ اور دوسروں کی گمراہی کا باعث ہوں گے۔ اللھم احفظ عبادک من ضلالتھم و اضلالھم خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

ریویو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہندی میں

جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی ہمت اور سعی قابل تعریف ہے۔ کہ اس وقت جبکہ کاغذ نہ صرف کم یاب بلکہ قریباً نایاب ہے اور جو ملتا ہے وہ سخت گراں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سوانح عمری ہندی میں نہایت اچھے کاغذ پر شائع کی ہے۔ جس کی خاص خصوصیات یہ ہیں (۱) اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اعلیٰ اور بے مثال اخلاق کو خاص طور پر نمایاں کیا گیا ہے۔ (۲) یہ بتا کر کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت سے قبل ہندوستان اور دوسرے ممالک کی اخلاقی اور مذہبی حالت کیا تھی ثابت کیا گیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اس میں کتنا عظیم الشان تغیر آیا۔ (۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر غیر مسلموں کے اعتراضات کا رد نہایت اعلیٰ پیرایہ میں کیا گیا ہے۔

یہ کتاب دراصل سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گورمکھی ایڈیشن کا معہ اہم اضافہ کے ہندی ترجمہ ہے۔ اور گورمکھی ایڈیشن جو پہلے شائع ہو چکا ہے سکھوں کے نہایت بلند پایہ بزرگوں مثلاً سردار بہادر کاہن سنگھ صاحب اور سردار بہادر ارجن سنگھ صاحب سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔ چھوٹے سائز کے قریباً ساڑھے پانچ سو صفحہ کی مجلد کتاب

269

لنڈن میں تبلیغ اسلام

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہائڈ پارک میں سوال وجواب

ایام زیر رپورٹ میں متعدد مرتبہ ہائڈ پارک میں جا کر عیسائی لیکچراروں پر سوالات کئے گئے۔ ایک کیتھولک پادری نے موجودہ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے سائنس کی مذمت کی۔ اور کہا کہ موجودہ سائنس نے تباہ کن آلات مہیا کرنے کے علاوہ دنیا کو کیا فائدہ پہنچایا۔ اور گورنمنٹ پر بھی نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ جنگ کرنا انجیل کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اور مسیح نے لوگوں کو زندگی دی کسی کی زندگی لی نہیں تھی۔ میں نے اس سے کہا۔ بعض وقت ایک کی زندگی کے بقا کے لئے دوسرے کی ہلاکت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ انجیل سے ثابت ہے۔ مسیح نے ایک پاگل سے بدروحیں نکالیں۔ تو مسیح نے انہیں سؤروں کے ایک غول میں جو وہاں نزدیک چر رہا تھا۔ داخل ہونے کی اجازت دی۔ جس کے نتیجہ میں وہ سؤروں کا گلہ دریا میں ڈوب کر مر گیا تو ایک انسان کی زندگی کے لئے مسیح نے دو ہزار سؤروں کو ہلاک کیا پھر انجیر کے درخت پر لعنت کر کے اسے ہمیشہ کے لئے خشک اور بے پھل بنا دیا۔ حالانکہ پھل نہ دینے میں درخت کا کوئی قصور بھی نہیں تھا۔ کیونکہ وہ پھل کا موسم نہ تھا۔ پھر اس نے پیلاطس سے کہا کہ اگر میری بادشاہت اس دنیا کی ہوتی۔ تو میرے شاگرد جہاد کرتے۔ تاکہ میں ان کے سپرد نہ کیا جاؤں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ دنیاوی بادشاہت قائم رکھنے کے لئے دفاعی طور پر لڑنا انجیل کی رو سے جائز ہے۔ وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔

پردہ کے متعلق گفتگو

ہندوستانی فوج جو انگلستان میں مقیم ہے۔ ان میں سے ایک ڈاکٹر جو دور سے مشہور شاعر اکبر صاحب الہ آبادی کے رشتہ دار بھی ہیں۔ تشریف لائے۔ اور ایک ہفتہ تک میرے پاس قیام کیا۔ ان سے مختلف مذہبی امور پر گفتگو ہوئی۔ انہوں نے پردہ کے متعلق میری رائے دریافت کی۔ میں نے کہا اسلامی تعلیم کے مطابق پردہ ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا لیکن پردہ نشین عورتیں تعلیم وغیرہ میں ان عورتوں کے متاخر ہیں جو پردہ نہیں کرتیں۔ میں نے کہا اصل تاخر کی وجہ پردہ نہیں ہے۔ دیہات کی اکثر مسلمان عورتیں بھی پردہ نہیں کرتیں۔ لیکن اس وجہ سے تعلیم یافتہ نہیں ہو گئیں۔ ان کی نسبت شہروں کے بڑے بڑے خاندانوں کی پردہ نشین عورتیں ہمیشہ زیادہ تعلیم یافتہ رہی ہیں۔ اصل وجہ یہ ہے۔ کہ ان کی تعلیم کے لئے محکمہ تعلیم کی طرف سے کوئی مناسب انتظام نہیں کیا گیا۔ ہماری جماعت نے انتظام کیا ہوا ہے۔ اس لئے ہمارے مرکز میں تعلیم یافتہ عورتوں کی تعداد تمام ان عورتوں کی نسبت جو پردہ نہیں کرتیں زیادہ ہے۔ پھر انہوں نے کہا۔ دیکھو یہاں اب مردوں کی جگہ عورتیں بخوبی کام سرانجام دے رہی ہیں۔ کیا آپ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ ہندوستانی پردہ نشین عورتیں ایسا کر لیتیں۔ میں نے کہا۔ اس میں بھی پردہ کا قصور نہیں ہے۔ یہ تربیت اور ضرورت پر منحصر ہے۔ آغاز اسلام میں جو جنگیں ہوئیں۔ ان میں باقاعدہ طور پر عورتیں بھی حصہ لیتی رہیں۔ وہ نرسوں کا بھی کام کرتی تھیں۔ اور ضرورت کے وقت دشمن کا مقابلہ بھی کرتیں۔ اب تو کسی دشمن کو جان سے مار دینا آسان ہے ایک کمزور انسان بھی مشین گن چلا کر یا بم پھینک کر دوسروں کو مار سکتا ہے۔ لیکن اس وقت تو مسلمان عورتوں نے بعض جگہوں میں دشمنوں کو خیموں کی چوبوں اور نیزوں سے مار کر ان پر غلبہ پایا۔ یہاں اگر عورتوں کو مردوں کی جگہ لینی پڑتی ہے۔ تو اس لئے کہ مردوں کی قلت ہے۔ لیکن ہندوستان میں ایسا نہیں۔ پردہ کے متعلق سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ یہ جاری کیوں کیا گیا تھا۔ اگر اس کی غرض عورتوں کی حفاظت۔ اور مرد و عورت ہر دو صنف کو بدکاری سے بچانا تھی۔ تو وہ ضرورت اب بھی موجود ہے۔ بلکہ ان ممالک پر نظر کرتے ہوئے۔ جن میں عورتیں پردہ نہیں کرتیں۔ اب زیادہ ضرورت ہے۔ اگر ہمیں اس معاملہ میں یورپ کی تقلید کرنا ہے۔ تو اس سے پہلے ہمیں اخلاق کی تعریف کو بھی بدلنا پڑے گا۔ یہاں مخلوط ناچ تہذیب کا جزو لاینفک ہے۔ چند روز ہوئے سر عزیز الحق صاحب ہائی کمشنر فار انڈیا کو ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن۔ اور ایمپائر سوسائٹی نے ریسپشن دیا۔ اس میں بعض انڈیا کی فلمیں بھی دکھائی گئیں۔ ان میں سے ایک فلم میں بنگلور کے بعض مناظر دکھائے گئے۔ اور وہاں ہندوستانی مردوں عورتوں کا مخلوط ناچ اور کالجیٹ طالب علموں اور طالبات کی اکٹھی تصویریں بھی دکھائی گئیں۔ خاتمہ پر مجھ سے کئی اشخاص نے کہا۔ ہمیں نہیں معلوم تھا۔ کہ ہندوستانی اس قدر ترقی کر چکے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک ترقی اور تہذیب کا ایک معیار مردوں اور عورتوں اور نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کا اکٹھے ناچ کرنا اور ایک دوسرے کے آزادی سے بوسے لینا ہے۔ پس اخلاق کے متعلق یورپ کا نظریہ ہی اور ہے۔ پھر میں نے انہیں دو تصویریں دکھائیں۔ جو ایوننگ سٹینڈرڈ میں شائع ہوئی تھیں۔ ایک میں ایک نوجوان لڑکی بازار میں کھڑی ہے۔ اور ایک ہسپتال کے لئے چندہ جمع کر رہی ہے۔ اور اپنے آپ کو اس نے اس لئے پیش کیا ہے۔ کہ جو چاہے اس کا بوسہ لے لے۔ اور دس شلنگ ہسپتال کو دیدے۔ چنانچہ تصویر میں ایک نوجوان بوسہ لیتے ہوئے دکھایا گیا اس کے کچھ مدت بعد ایک نوجوان کی تصویر چھپی۔ اس نے بھی اپنے آپ کو ایک خیراتی فنڈ کے لئے پیش کیا تھا۔ کہ جو عورت یا لڑکی اس کا بوسہ لینا چاہے وہ اڑھائی شلنگ یا دو شلنگ فنڈ میں دیدے۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ غیر شادی شدہ لڑکے اور لڑکیاں بتراضی فریقین زنا کر سکتے ہیں۔ قانوناً اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ شادی شدہ پر صرف اتنی پابندی ہے۔ کہ فریقین میں سے اگر کوئی برا منائے۔ تو محکمہ میں ثبوت دے کر طلاق حاصل کرے۔ پس وہ نوجوان ہندوستانی جو اس امر پر زور دیتے ہیں۔ کہ پردہ کو ترک کرنا چاہیئے۔ وہ جس قوم کی تقلید میں ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے اخلاقی نقطہ نظر پر غور نہیں کرتے۔ پردہ کے ترک کرنے کے نتیجہ میں لازمی طور پر انہیں بھی اخلاق کے متعلق اسلامی نقطہ نظر کو بدلنا پڑے گا۔ اور انہیں بھی اس فاحشہ کو جائز کرنا پڑے گا۔ جو ان ممالک میں جاری ہے۔

مالی امداد

سال نہم کے لئے تحریک جدید کا چندہ ۲۶۵ شلنگ ہوا۔ اور انگریزی ترجمہ قرآن کے نسخوں کی خریداری کے لئے جو زیر طبع ہے ۵۰۰ شلنگ۔ اور نشر و اشاعت دعوۃ و تبلیغ کے لئے ڈاکٹر عمر صاحب سلیمان نے اسی شلنگ دئیے۔ اس کے علاوہ گذشتہ سال کے چندہ عام کا جو بقایا حصہ ۱۱۱ شلنگ ہوا۔ یہ تمام رقوم مرکز کو بھیجی گئی ہیں۔ جلال الدین شمس

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے!

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ پچاس قرص ۱۰

ملنے کا پتہ۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

چائے (۲)

سیاہ اور سبز دونوں قسم کی چائے چین - ہندوستان - لنکا - جاپان - روس وغیرہ میں ہوتی ہے - اس کے لئے ایسی زمین درکار ہوتی ہے جس میں درخت بمعہ پتوں کے گر گر کر گل سڑ گئے ہوں - یہ گرم مرطوب علاقوں میں ڈھلوانوں پر ہوتی ہے جہاں کہ بارش کثرت سے ہو اور اس کا پانی زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے - اس کا پھل موٹے بیر کے برابر ہوتا ہے - صرف پتیاں قابل استعمال ہوتی ہیں - مارچ سے لے کر اکتوبر تک کی پتیاں ماہ بماہ جمع کی جاتی ہیں - اعلیٰ قسم کی چائے مارچ سے مئی تک کی ہوتی ہے پھر دوسرے درجہ کی بارش کے موسم کی - اسکی چھوٹی کونپل نہایت ہی قیمتی چیز ہے - سیاہ چائے کے مندرجہ ذیل نام ہیں :-

(۱) (Broken Orange Peko) بروکن اورنج پیکو

(۲) (Flowery Orange Peko) فلاوری اورنج پیکو -

(۳) (Orange Peko) اورنج پیکو -

(۴) Broken Peko - بروکن پیکو -

(۵) Peko Souchong - پیکو سچانگ

(۶) (Peko Fanning) پیکو فننگ -

(۷) (Peko Dust) پیکو ڈسٹ

(۸) (Souchong) سچانگ یعنی موٹی پتی -

سبز چائے کی اقسام مفصلہ ذیل ہیں :-

(۱) (Special Young Hyson) سپیشل ینگ ہیسن

(۲) (Young Hyson) ینگ ہیسن

(۳) (Hyson) ہیسن -

(۴) (Cutter) کٹر

(۵) (Dust) ڈسٹ یعنی چورا

(۶) (Fanning) فننگ

نومبر کے دنوں میں چائے کے پودے کی کانٹ چھانٹ کی جاتی ہے - ان لکڑیوں کی پتیاں بھی سایہ میں خشک کر کے رکھ لی جاتی ہیں اسے پیلی پتی یا جھانپو کہتے ہیں - اور اسے سبز چائے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے - ان کی بہت ہی باریک ٹہنیاں بھی رکھ لی جاتی ہیں - انہیں (Green Stick) گرین سٹک کہتے ہیں - اچھی چائے کی گرین سٹک بھی بہت رنگ دیتی ہے -

یہ یاد رہے - ہر اسٹیٹ یا کارخانہ کی مذکورہ بالا اقسام ہوتی ہیں - اکثر لوگوں کو دھوکا لگا رہتا ہے - جہاں لپٹن کی اورنج پیکو دیکھینگے تو سمجھیں گے - کہ بروکن اورنج پیکو صرف لپٹن کی ہی ہوتی ہے - حالانکہ تمام بڑی بڑی اقسام چائے کی مثلاً لپٹن - بروک بانڈ گوشنکو - لاپچو - ٹکور - نیلگری - ہولنا بانڈلہ کی مذکورہ بالا انواع ہیں اور ان کے یہی نام ہوتے ہیں - میرا مطلب یہ ہے - کہ ہر کارخانہ یا اسٹیٹ (Estate) کے یہ الگ الگ نام نہیں ہیں - ہاں کوئی ہول سامکسچر یا فیملی مکسچر نام رکھے تو الگ بات ہے ایسے نام مذکورہ ناموں سے علیحدہ ہونگے -

بعض دوست کہتے ہیں - کہ آپ نے سبز چائے پر کیوں اعتراض کیا ہے - اصل بات یہ ہے - کہ میرا اعتراض کشمیریوں کے طریق پر تھا - نہ کہ سبز چائے پر - اگر سبز چائے کا رنگ جلدی نکل آئے - اور اس میں بالائی دار دودھ ڈالا جائے - تو اس کے رنگدار مادہ (Tennine) ٹیننن کا معدہ پر برا اثر نہیں پڑیگا - بعض ایسی سبز چائے ہوتی ہے جو صرف قہوہ کا کام دیتی ہے - یہ نہایت قیمتی ہوتی ہے - قہوہ کے بنانے کی وہی ترکیب ہے - جو ہر قسم کی سیاہ چائے کی - فرق اتنا ہے - کہ اس میں دودھ نہیں ڈالا جاتا - بعض لوگ اس میں دارچینی - الائچی خورد - اور بادیان خطائی ڈال لیتے ہیں - میرا تجربہ ہے - کہ پانی میں گل سطخودوس پکا کر اسکا پانی سبز یا سیاہ چائے میں ڈالا جائے - تو ایسی چائے ان لوگوں کیلئے جن کو دائمی زکام ہو یا جن کے دماغ کمزور ہوں - نہایت مفید ہے - اور اس طرح چائے کے مضرات بھی دور ہو جاتے ہیں - بعض تھوسے محض قہوہ کا کام دیتے ہیں - اگر ان میں سوڈا ڈالا جائے تو سیاہ رنگ کا ہو جائیگا - بعض میں سوڈا ڈالنے سے نہایت ہی سرخ رنگ کی چائے بن جائیگی - اس بیان سے مطلب یہ ہے - کہ قہوہ کوئی الگ چیز نہیں - بلکہ ایک قسم کی چائے ہی ہے - پھر کبھی صحبت میں عرض کرونگا - کہ چائے کسطرح کارخانوں میں تیار کی جاتی ہے -

بلینڈ (Blend)

بعض احباب دریافت فرماتے ہیں کہ بلینڈ (Blend) کسے کہتے ہیں - یہ انگریزی لفظ ہے - جس کے معنے مخلوط کے ہیں - جب یہ لفظ چائے کے بارے میں استعمال ہوتا ہے - تو اس سے مراد مختلف اقسام کی مخلوط چائے ہوتی ہے - جسے ایسے ڈبوں میں بھرا جاتا ہے - جو کہ کمیت - کیفیت اور خصوصیت کے لحاظ سے یکساں ہوتی ہیں - ان میں نہ تو کسی قسم کی کمی کی جا سکتی ہے - اور نہ ہی زیادتی -

یہ بلینڈ (Blend) اعلیٰ قسم کے بھی ہوتے ہیں - درمیانے اور نرم قسم کے بھی جو کہ اپنی اپنی قسم کی چائے کے معیار پر صحیح اترتے ہیں - چائے کے بنانے کی ترکیب اور بلینڈ بنانے کا ذکر میں عرض کروں گا - کہ ولایت والے کسطرح بلینڈ تیار کرتے ہیں - بیاز زندہ صحبت باقی -

(باقی آئندہ)

خاکسار حکیم عبدالعزیز خان حکیم حاذق مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں!

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں - جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۲۰ دسمبر ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں - جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں - ان کے نام اطلاع کی غرض سے شائع کئے جا رہے ہیں - تا وہ بہت جلد خود بخود رقم ارسال فرما دیں - تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے - کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمائیں - جو دوست ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمائیں گے - ان کی خدمت میں وی - پی ارسال نہیں ہونگے لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا - ان کی خدمت میں یکم دسمبر ۱۹۴۲ء کو وی - پی ارسال کر دیئے جائیں گے - امید ہے احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے -

"منیجر الفضل"

۱۴۶۷۷ - غلام محمد صاحب مجوکہ	۱۴۷۳۳ - چوہدری یوسف علی خان صاحب	۱۴۷۴۵ - غلام نبی صاحب سگر
۱۴۶۸۵ - چوہدری سردار احمد خان صاحب	۱۴۷۳۴ - خوشی محمد صاحب	۱۴۷۷۱ - شیخ غلام محی الدین صاحب
۱۴۶۹۹ - اللہ بخش صاحب	۱۴۷۳۶ - غلام محمد صاحب سکرٹری تبلیغ	۱۴۷۸۹ - حسین محمد صاحب

۱۴۸۰۰ - منشی محمد عبداللہ صاحب

۱۴۸۰۴ - میاں احمد الدین صاحب

۱۴۸۴۵ - چوہدری محمد منصف صاحب

۱۴۸۵۰ - ایم - موسےٰ رضا صاحب

۱۴۹۰۳ - سید سعید احمد صاحب

۱۴۹۶۰ - ایس - ایم - عمر صاحب

۱۴۹۸۴ - عبدالکریم صاحب

۱۵۰۱۲ - ایس - ایم ایوب صاحب

۱۵۰۲۴ - ڈاکٹر منیر احمد صاحب

۱۵۰۵۷ - ریحانہ بنت ظریف صاحب

۱۵۰۶۹ - چراغدین صاحب

۱۵۱۰۳ - ملک میر احمد صاحب

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہوتے اور مرتے جانا ایک دردناک دکھ ہے - اس دکھ کو وہ ماں ہی جانتی ہے جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی - کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے - اس دکھ سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے - اور جسمانی علاج ہمدرد النسواں جو ۹۰ فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے - حمل کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے - جس اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے - آج ہی خرید لیں - تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو -

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۱۵۱۱۰ - ایم محمد حسین صاحب
۱۵۱۱۲ - مینیجر صاحب احمدیہ لائبریری
۱۵۱۴۵ - عبد المجید صاحب
۱۵۱۵۰ - غلام رسول صاحب
۱۵۱۹۳ - میر ضیاء اللہ صاحب
۱۵۲۰۲ - حکیم علی احمد صاحب
۱۵۲۰۶ - شیخ عبد الغنی صاحب
۱۵۲۲۴ - سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ
۱۵۲۲۶ - میاں علی الدین صاحب
۱۵۲۳۰ - سید رسول شاہ صاحب
۱۵۲۳۲ - حاجی مہر الدین صاحب
۱۵۲۳۵ - شیخ عبد الرشید صاحب
۱۵۲۴۰ - اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ایس۔ اے لطیف صاحب
۱۵۲۵۰ - چوہدری سلطان علی صاحب
۱۵۲۵۱ - حکیم محمد عبد الجلیل صاحب
۱۵۲۵۵ - مسٹر محمد منظور احمد صاحب
۱۵۲۶۳ - میاں مہرداد خانصاحب
۱۵۲۶۴ - برکت علی صاحب
۱۵۲۷۹ - بشارت احمد صاحب
۱۵۳۶۱ - مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۳۷۷ - شیخ محمد احمد صاحب
۱۵۳۸۱ - ایم۔ کے عابد شریف صاحب
۱۵۳۸۸ - ایم۔ ایم شفیع صاحب
۱۵۳۹۸ - محمد شریف صاحب

۱۵۳۰۱ - شیخ نذیر احمد صاحب
۱۵۴۰۷ - بیگم چوہدری نبی احمد صاحب
۱۵۴۳۲ - شیخ منظور احمد صاحب
۱۵۴۳۶ - ایم سعید احمد صاحب
۱۵۴۷۰ - ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب
۱۵۵۲۱ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۵۵۲۷ - سیکرٹری صاحب تبلیغ
۱۵۵۳۶ - علی بن عبد القادر صاحب
۱۵۵۴۰ - عطاء الرحمن صاحب
۱۵۵۵۵ - چوہدری سراج الدین صاحب
۱۵۵۷۵ - " فضل احمد صاحب
۱۵۵۸۰ - مولوی عبد الرحمن صاحب
۱۵۵۹۴ - چوہدری رحمت اللہ صاحب
۱۵۶۰۱ - " غلام محمد صاحب
۱۵۶۰۸ - ایم نعیم اللہ صاحب
۱۵۶۳۸ - سیکرٹری جماعت احمدیہ لکھنؤ
۱۵۶۳۹ - شیخ بشیر صاحب
۱۵۶۵۰ - مولوی محمد نواز صاحب
۱۵۶۵۱ - چوہدری غلام قادر صاحب
۱۵۶۵۸ - جمعدار فتح الدین صاحب
۱۵۶۶۵ - ایس۔ الف فیضی صاحب
۱۵۷۰۸ - ملک فضل احمد صاحب
۱۵۷۰۵ - عبد الحمید صاحب
۱۵۷۱۷ - مسعود احمد صاحب
۱۵۷۲۳ - ڈاکٹر عبد المجید صاحب
۱۵۷۲۹ - بابو فضل کریم صاحب
۱۵۷۴۲ - اے آر بابا صاحب

۱۵۷۵۵ - شیخ ظفر حسین صاحب
۱۵۷۶۷ - ایم۔ اے لطیف صاحب
۱۵۷۷۱ - حکیم محمد عبد الستار صاحب
۱۵۷۷۳ - چوہدری سلطان احمد صاحب
۱۵۷۹۰ - بشیر احمد خانصاحب
۱۵۸۰۷ - عبد الرحمن خانصاحب
۱۵۸۱۸ - ملک فضل الٰہی صاحب
۱۵۸۲۵ - سید عابد حسین صاحب
۱۵۸۲۷ - چوہدری محمد نذیر خانصاحب
۱۵۸۳۳ - جہاں آرہ بیگم صاحبہ
۱۵۸۳۹ - عبد المومن خانصاحب
۱۵۸۴۴ - مرزا بشیر احمد صاحب
۱۵۸۵۷ - صلاح الدین صاحب
۱۵۸۶۸ - مستری مہر الدین صاحب
۱۵۸۸۱ - شیخ بشیر احمد صاحب
۱۵۸۸۵ - امیر جماعت احمدیہ
۱۵۸۹۴ - چوہدری رشید احمد صاحب
۱۵۸۹۵ - مسٹر شکیل احمد صاحب
۱۵۸۹۷ - جماعت احمدیہ شاہ پور
۱۵۸۹۸ - منتظم لائبریری
۱۵۹۰۳ - مسجد احمدیہ
۱۵۹۰۶ - چوہدری علی محمد صاحب
۱۵۹۱۱ - " بشیر احمد صاحب
۱۵۹۱۳ - بابو ثناء اللہ صاحب
۱۵۹۵۱ - منشی غلام محمد صاحب
۱۵۹۵۵ - قاضی غلام قادر صاحب
۱۵۹۶۱ - آر۔ اے ملک صاحب
۱۵۹۷۰ - انجمن احمدیہ

۱۵۹۷۲ - ماسٹر امیر عالم صاحب
۱۵۹۷۸ - محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۹۷۹ - سید غلام ابراہیم صاحب
۱۵۹۸۱ - ڈاکٹر نور الدین صاحب
۱۵۹۸۲ - میاں فضل الٰہی صاحب
۱۵۹۹۵ - ملک سعادت احمد صاحب
۱۵۹۹۹ - چودھری بشیر احمد ستار صاحب
۱۶۰۱۲ - نور محمد صاحب
۱۶۰۱۳ - قاضی لال محمد صاحب
۱۶۰۲۶ - ایم۔ جی حیدر صاحب
۱۶۰۲۷ - ملک غلام حسین صاحب
۱۶۰۲۹ - ایم۔ ایم لطیف صاحب

۱۶۰۳۰ - میاں منظور الٰہی صاحب
۱۶۰۳۵ - شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۶۰۳۷ - حاجی رحمت اللہ صاحب
۱۶۰۳۹ - اندرون خانہ چوہدری عبد المنان صاحب
۱۶۰۴۳ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۶۰۴۴ - محمد یونس صاحب
۱۶۰۴۶ - چودھری عبد الکریم صاحب
۱۶۰۴۷ - ایم عطا محمد صاحب
۱۶۰۵۶ - عبد السلام خانصاحب
۱۶۰۵۷ - آفتاب احمد خانصاحب
۱۶۰۵۸ - مرزا عبد الحق صاحب
۱۶۰۶۰ - شیخ اشتیاق علی صاحب
۱۶۰۶۵ - غلام مصطفیٰ صادق صاحب

۱۶۰۶۹ - محمود خانصاحب
۱۶۰۷۲ - مسعود الرحمن خانصاحب
۱۶۰۸۳ - عبد الحفیظ صاحب
۱۶۰۸۵ - چوہدری شمشیر علی صاحب
۱۶۰۹۰ - محمد عالم صاحب
۱۶۰۹۴ - عبد الرؤف صاحب
۱۶۱۰۴ - انجمن احمدیہ ڈگی
۱۶۱۰۹ - بابو عبد الرزاق صاحب
۱۶۱۱۰ - نادر دین گل صاحب فنسیکرٹری
۱۶۱۱۲ - غلام جیلانی خانصاحب
۱۶۱۱۹ - مولوی ظفر الاسلام صاحب
۱۶۱۲۲ - سید عبد الرشید صاحب
۱۶۱۲۴ - امۃ اللہ بیگم صاحبہ
۱۶۱۳۳ - عبد القادر صاحب

(باقی)

قادیان ــــ مرکزِ احمدیت

قابل دید بالکل نئے طرز کی کتاب ہے، خوبصورت۔ مجلد۔ مصور۔ تین سو سے زائد صفحات۔ مرکزِ احمدیت کے تمام ضروری کوائف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر مگر مکمل سوانح حیات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عظیم الشان کارناموں کا مکمل تذکرہ۔ قیمت دو روپے

مصنفہ شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان (پنجاب)

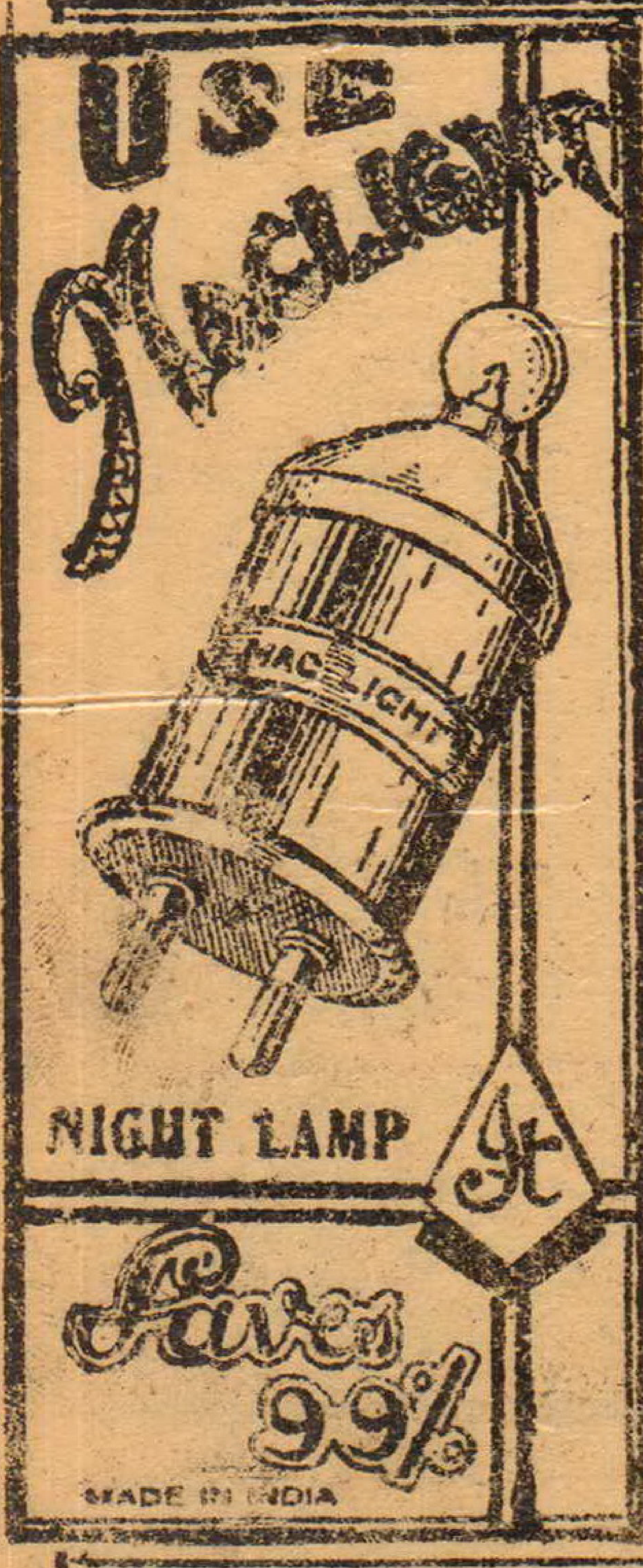

نیکلائٹ
اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں
بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے
ہر جگہ بکتا ہے
میک ورکس قادیان
B-93

سونے کی گولیاں

یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا کشتہ چاندی کشتہ مروارید کشتہ ابرک سیاہ سونٹھی وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں پیشاب کی جملہ امراض فاسفیٹ۔ یوریٹ۔ البومن۔ شکر وغیرہ کا قلع قمع کرتی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کرکے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ جس نے بھی استعمال کیا۔ اسکو ان کی تعریف میں رطب اللسان پایا نسوانی امراض مثلاً لیکوریا وغیرہ میں بھی یہ گولیاں یکساں مفید ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ گولیاں

پتہ:- طبیہ عجائب گھر قادیان

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ پس اصل بات تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے لیکن گذشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج اکسیر شباب ہے۔ اکسیر شباب نیا خون نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔
قیمت تیس خوراک پانچ روپے

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

[illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن ۱۸ر نومبر۔ امریکہ کے محکمہ بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ جمعرات سے سالومن اور گوڈال کنال کے قریب جو بحری جنگ جاری تھی۔ اس میں امریکی بحری بیڑے کو شاندار فتح حاصل ہوئی ہے۔ امریکی بحری بیڑے اور طیاروں نے چھ دن کے بحری معرکہ میں گیارہ جاپانی جنگی جہاز غرق کر دیئے۔ ان میں تین بڑے کروزر دو بڑے جنگی جہاز۔ پانچ مار و جہاز اور ایک تباہ کن جہاز شامل ہیں۔ گوڈال کنال کے قریب امریکی فضائی بیڑے اور امریکی جنگی جہازوں نے فوج سے بھرے ہوئے بارہ جہاز غرق کر دیئے۔ امریکی بحری بیڑے کے امیر البحر نے اعلان کیا ہے کہ ان جہازوں میں بیس ہزار سے لیکر چالیس ہزار تک جاپانی سپاہی تھے۔ جو ان جہازوں کے ساتھ ہی غرق ہو گئے۔ اس جنگ میں دو امریکی کروزر اور پانچ مار و جہاز غرق ہو گئے۔ جاپانی جنگی جہاز اس شکست کے بعد شمال کی طرف بھاگ نکلے۔

قاہرہ ۱۸ر نومبر۔ مشرق وسطی کے برطانی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ آٹھویں برطانی فوج نے درنا اور میکیلی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اسوقت درنا اور بن غازی کے درمیان محوری اور برطانی فوج میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ برطانی طیاروں نے بن غازی پر زناٹے کا حملہ کیا۔

سڈنی ۱۷ر نومبر۔ نیوگنی میں اتحادی فوجیں بونا کی چھاؤنی سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ جرنیل میک آرتھر۔ جرنیل بلیمی اور جرنیل کینے نیوگنی میں پہنچ گئے ہیں۔ اور انہوں نے اتحادی فوجوں کی کمان سنبھال لی ہے۔ تاکہ جاپانی فوج پر آخری کاری ضرب لگا کر اُسے نیوگنی سے نکال دیا جائے۔

مراکش ۱۸ر نومبر۔ امریکی قونصل جنرل جو ٹیونس سے بھاگ کر آئے ہیں۔ ایک بیان میں کہا کہ جب فرانسیسی فوج کو یہ معلوم ہوا کہ جرمن اور اطالوی فوجیں ٹیونس میں اترنے والی ہیں۔ تو اس نے ٹیونس کی بندرگاہ میں کھڑے تمام فرانسیسی جہازوں کو غرق کر دیا۔ اور تمام ساحلی طیارہ شکن توپوں اور پٹرول کو لاریوں میں لاد کر لے گئے۔ ٹیونس کے اڈہ پر فرانسیسی و جرمن فوجوں میں جنگ ہوئی۔

لنڈن ۱۸ر نومبر۔ امارت بحری نے اعلان کیا ہے کہ جب سے فرانسیسی شمالی افریقہ پر اتحادی فوجوں نے حملہ کیا ہے۔ اُس دن سے لیکر آج تک اتحادی جنگی بیڑا اور طیارے جرمنی اور اٹلی کی ۲۵ آبدوزیں غرق کر چکے ہیں۔ مغربی بحیرہ روم پر مکمل طور پر اسوقت اتحادی جنگی بیڑے کا قبضہ ہے۔

لنڈن ۱۸ر نومبر۔ لنڈن میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل بعد دوپہر اٹلی کی مشہور بندرگاہ جنوا پر برطانی طیاروں نے پھر حملہ کیا۔ اور دیکھا کہ اتوار کو جو حملہ کیا تھا۔ اس کی وجہ سے ابھی تک جنوا میں جگہ جگہ آگ بھڑک رہی ہے۔ بندرگاہ کے رقبہ میں ہر طرف زبردست تباہی مچی ہوئی تھی۔

ماسکو ۱۸ر نومبر۔ ایک سوویٹ اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ پر جرمن حملوں کا زور کم ہو گیا ہے۔ گذشتہ تین دنوں میں جرمنوں نے زبردست حملے کر کے جو علاقہ روسیوں سے چھین لیا تھا۔ روسیوں نے جوابی حملے کر کے وہ علاقہ دوبارہ حاصل کر لیا ہے۔ اور جرمنوں کو فیکٹریوں کے علاقہ سے نکال دیا ہے۔

ماسکو ۱۸ر نومبر۔ سوویٹ ہائی کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ مغربی کاکیشیا میں ٹواپسی کے شمال مشرق میں روسیوں نے زبردست جوابی حملہ کیا۔ اور متعدد دیہات جرمنوں سے چھین لئے۔ نالچک کے مشرق میں بھی روسیوں نے پیشقدمی کی ہے۔ ٹواپسی کی جنگ میں ایک جرمن کمانڈر زخمی ہو گیا۔

لنڈن ۱۸ر نومبر۔ الجیریں کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ٹیونس میں طلایہ گرد دستوں کا جو سب سے پہلا تصادم ہوا۔ اس میں جرمن پسپا ہو گئے۔

لنڈن ۱۸ر نومبر۔ دارالعوام میں میجر اٹیلی نائب وزیر اعظم برطانیہ نے کہا کہ شمالی افریقہ کی اتحادی فوجوں کے کمانڈر انچیف جرنیل آئیزن ہورو اور امیر البحر دارلان کے درمیان شمالی افریقہ کی فوجی صورت حال کے متعلق بات چیت ہوئی۔ لیکن اس کی تفصیلات فی الحال ظاہر نہیں کی جا سکتیں۔

لنڈن ۱۸ر نومبر۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ ہٹلر نے ٹیونس میں جرمن فوجوں کا کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل فان بک کو مقرر کیا ہے۔ فان بک بچاؤ کی لڑائی لڑنے میں دُنیا بھر میں مشہور ہے۔ وہ بچاؤ کی لڑائی کا بہت ماہر ہے۔ روس اور فرانس میں لڑ چکا ہے۔ اُس نے بچاؤ کی لڑائی کے متعلق ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ جس پر جرمن فوج عمل کرتی ہے۔

سڈنی ۱۷ر نومبر۔ موصولہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ نیوگنی میں پسپا ہونیوالی جاپانی فوجوں کی حالت بیحد خطرناک ہے۔ آسٹریلین فوجیں کوکوڈا کے مشہور رستے پر پیشقدمی کر رہی ہیں۔ اور امریکن فوجیں بھی جنوب کی طرف سے بڑھ رہی ہیں۔ اندازہ یہ ہے کہ جاپانی فوجیں بونا کے مقام پر آخری جنگ لڑیں گی۔ وہاں انہوں نے قدم جما کر لڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ مشہور اڈہ نیوگنی کے شمالی ساحل پر واقعہ ہے مگر چونکہ دشمن کی فوجوں کی تعداد گھٹ گئی ہے۔ اس لئے اتحادیوں کو پوری کامیابی کی توقع ہے۔

نیویارک ۱۸ر نومبر۔ مسٹر وینڈل ولکی نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ اگر ہمیں حقیقی طور پر فتح حاصل کرنی ہو تو ہمیں روسی اور چینی ساتھیوں کے مذاکرات کو بڑی اہمیت دینی چاہیئے۔ ان دونوں کو جنگ میں اس قدر نقصان پہنچا ہے کہ باقی ماندہ تمام اتحادیوں کو نہیں پہنچا۔

کراچی ۱۸ر نومبر۔ کمانڈر اپر سندھ فورس و ایڈمنسٹریٹر مارشل لا نے ایک خاص فوجی حکم جاری کیا ہے۔ جس کے رو سے پیر پگاڑو کی تمام جائداد عمارتیں نقدی، گندم، سیف، انجنیئرنگ سٹور، کتابیں، کپڑے فرنیچر، خیمے، موٹریں اور دیگر تمام اشیاء جو پیر پگاڑو کے قبضے میں تھیں ضبط کر لی ہیں۔

گوہاٹی ۱۸ر نومبر۔ ڈپٹی کمشنر کامروپ ڈسٹرکٹ نے ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس کے رُو سے گوہاٹی کے ریڈیو کے بعض مالکوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ دشمن کے ریڈیو کو نہ سنیں۔ اگر کسی نے اس حکم کی خلاف ورزی کی تو اس کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کیا جائے گا۔ اور ان کے ریڈیو ضبط کر لئے جائینگے۔

سورت ۱۸ر نومبر۔ نادسری سے اطلاع ملی ہے کہ ڈاک خانے کے افسروں نے نادسری تعلقہ کے کئی دیہاتی ڈاک خانوں کو بند کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۱۸ر نومبر۔ ہندوستان میں جلد ہی فوٹو حاصل کرنے والا ریڈیو اسٹیشن قائم کیا جائیگا۔ یہ ریڈیو سٹیشن جو اپنی قسم کا پہلا ہوگا۔ امریکہ کے دفتر خارجہ کی طرف سے قائم کیا جائیگا۔ اس کے ذریعہ انگلستان، امریکہ اور دوسرے مقامات سے جنگی تصاویر ریڈیو کے ذریعہ چند منٹوں میں ہندوستان پہنچ جایا کریں گی۔

گوہاٹی ۱۸ر نومبر۔ آج ایک عمارت جس میں ڈپٹی کلکٹر اور پرائس کنٹرولر کے دفتر تھے۔ جل کر راکھ ہو گئی۔ ابھی تک آتشزدگی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

نئی دہلی ۱۷ر نومبر۔ دہلی کے پولیٹیکل حلقوں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ چند دنوں میں سکھ لیڈر وں مسٹر راجگوپال۔ مسٹر جناح اور ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کے درمیان ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر بھی شامل ہوں گے۔ کانفرنس میں شمولیت کے لئے راجاجی نے ایک سرکردہ سکھ لیڈر کے ذریعہ ماسٹر تارا سنگھ کو پیغام بھیجا ہے۔ راجاجی چاہتے ہیں کہ سکھ بھی پاکستان کے متعلق ان کی سکیم کی تائید کریں۔

لنڈن ۱۸ر نومبر۔ سر آغا خان کی فرانسیسی بیوی کو جرمنوں نے قید کر لیا ہے۔ جس وقت انہیں غیر مقبوضہ فرانس پر قبضہ کے لئے جرمن فوجوں کے مارچ کی اطلاع ملی وہ فرانس کے بحیرہ رُوم کے ساحل پر واقعہ ایک شہر میں مقیم تھیں۔ جرمنوں کے قبضہ کی اطلاع سنتے ہی وہ سوئیٹزرلینڈ کو روانہ ہو گئیں۔ مگر سرحد پر جرمن فوجیں پہلے ہی موجود تھیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی۔